بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

سالِ نو کا پیغام

لیجیے ۱۳۹۶ھ کا سال بھی ختم ہوا اور ۱۳۹۷ھ کا نیا سال یکم محرم سے شروع ہو گیا۔ گزشتہ سال مسلم دنیا نے کیا کھویا اور کیا پایا؟ اپنی سوسائٹی کی تعمیر و تشکیل میں کہاں تک کامیابی نصیب ہوئی اور اپنے مذہبی، اجتماعی اور سیاسی مسائل کو کہاں تک سلجھایا؟ ان باتوں کے لئے تو ایک تفصیلی جائزہ کی ضرورت ہے۔ لیکن سرِ دست ہم نئے سال کی آمد پر سنہ ہجری سے وابستہ تاریخی واقعات، جن کے نقوش ہمارے دماغوں میں مدھم پڑ گئے ہیں، کو تازہ کرنا چاہتے ہیں، تاکہ ان سے روشنی لے کر ہم ایک نئے عزم کے ساتھ اپنی منزل کی طرف بڑھیں۔

ہجرتِ رسول (علیہ الصّلوٰۃ والسلام) کا تقاضا یہ ہے کہ ہمارے سامنے نہ صرف ایک بلند نصب العین ہونا چاہیئے بلکہ اس نصب العین کی خاطر ہمیں ہر قسم کی قربانی کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے۔ انفرادی زندگی میں بلند اخلاقی اقدار کو جذب کرنے کا مسئلہ ہو یا اخلاقی بنیادوں پر معاشرہ کی تشکیلِ جدید کا سوال، کوئی بھی چیز محنت اور جدوجہد کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ ہجرتِ رسولؐ نے ہمیں یہ بھی درس دیا ہے کہ انسانی فکر کا برائی کی تاریکی سے نکل کر نیکی کی روشنی کی طرف آنے کا عزم ہجرت ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ زندگی کو زندگی بنانے کے لئے بُرائی سے قطع تعلق کئے بغیر چارہ نہیں، ایک معروف صوفی یہ دعا مانگا کرتے تھے، خدایا! مجھے گناہ کی پستی سے نکال کر بندگی کی بلندی تک پہنچا دیجیے۔ چنانچہ ہجرتِ رسولؐ سے وابستہ پاکیزہ دنیا کی طرف روحانی سفر کرنا سالِ نو کا اہم پیغام ہے۔ یہی وہ زمانہ ہے، جس میں ڈاکٹر محمد اقبال نے دماغی طور پر قیام کیا تھا۔ ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے دہلی کے ایک معروف حکیم انصاری کو ایک دفعہ لکھا تھا کہ آپ میرے ساتھ وہی سلوک کریں جو انصار نے مہاجرین کے ساتھ کیا تھا۔ میں اس معنی میں قبیلہ مہاجرین سے تعلق رکھتا ہوں کہ میرے دماغ نے قرونِ اولیٰ کی طرف ہجرت کی ہے۔